



الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

: قرآن و حدیث میں میت کے ورثاء کو تین طرح سے تقسیم کیا گیا ہے

: اصحاب الفروض

اس سے مراد میت کے وہ قریبی رشتے دار ہیں جن کا حصہ قرآن یا حدیث میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ جیسے: ماں، بیٹی، پوتی، خاوند، بیوی وغیرہ۔

: عصبہ

میت کی مذکورہ اولاد (بیٹے) اور باپ کی طرف سے مرد رشتے داروں کو عصبہ کہتے ہیں، ان کا حصہ قرآن و حدیث میں مقرر نہیں کیا گیا بلکہ یہ اصحاب الفروض میں مال کی تقسیم کے بعد باقی ماندہ مال کے وارث ہوتے ہیں۔ جیسے: بیٹا،

پوتنا، باپ، دادا، سگا بھائی، باپ شریک بھائی وغیرہ عصبہ کہلاتے ہیں۔

: اولوالارحام

اولوالارحام سے مراد میت کے وہ رشتے دار ہیں جو نہ اصحاب الفروض میں سے ہوں اور نہ ہی عصبہ میں سے ہوں۔ جیسے: نواسے، نواسیاں، ماموں، خالہ وغیرہ اولوالارحام میں ہیں۔

قرآن و حدیث کے احکامات کے مطابق میت کی جائیداد کے سب سے پہلے حقدار اصحاب الفروض ہیں۔ ان سے بچا ہوا ترکہ عصبہ کو ملتا ہے۔

: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(أَلْحَقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهِيَ لِأَوْلَىٰ رَجُلٍ ذَكَرَ) (صحیح البخاری، الفرائض: 6732)

تم فرض حصے یعنی مقرر حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کے لیے ہے۔

نواسے نہ اصحاب الفروض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبہ میں ان کا شمار ہوتا ہے بلکہ نواسے اولوالارحام میں شامل ہیں جو اصحاب الفروض اور عصبہ کی عدم موجودگی میں وارث ہوتے ہیں، اس لیے میت کے وہ قریبی رشتے دار

جو اصحاب الفروض میں سے ہیں یا عصبہ میں وارث بنیں گے، اگر یہ نہ ہوں تو پھر اولوالارحام وارث بن سکتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01 فضیلہ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ

02 فضیلہ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

03 فضیلہ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ